سوال

(118)قاضی وپیش امام کے خصائص

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مقتیان اسلام ومحدثین عظام علماء شرع مبین زاداللہ فیوضاتھم وبرکاتھم موضع پاوگڈھ (ضلع ٹمکورملک یسور) کے متولی مسجد وقومی برادروں کی متفقہ کمیٹی نے مندرجہ ذیل اوصاف وخصائل جس قاضی وپیش امام میں موجودہوں ،کیاقوم اس کی اقتداء کرسکتی ہے ؟ مستند فتویٰ طلب ہے ۔

اوصاف وخصائل :

(1) قاضی وپیش امام ضعیف العمر تقریباً نوے سال ہونا ۔

(2) بصارت بالکل کم ،چلنے پھرنے دوسرے کاموں کامیں دوسروں کی کمک یامدد کامحتاج ہونا ۔

(3) علم حدیث وفقہ میں دانست کم رہنا ۔

(4) علم قرآن سے ناآشنا ہونا ۔

(5) قانون قرات سے ناواقف ، آوازمیں دانتوں کے نہ ہونے سے پوپلاپن یامخارج الحروف کانہ ہونا ۔

(6) خیالات کامتشر پائے جانا ۔

(7) پاکی وصفائی ،کپڑوں کی گندگی کالحاظ نہ رکھنا ۔

(8) جھوٹی شہادت پر کمربستہ ہونا ۔جھوٹی بات یاقسم کھاجانا ۔

(9) شریروں کی جماعت کاجتھایاپارٹی بنانا ،عیدگاہ میں باجے بنسری سے داخل ہونا ۔

مذکورہ بالاصفات قاضی وپیش امام کے پاس موجودہوں ۔کیاقوم اس کی اقتداء کرسکتی ہے ،فتویٰ کے طلب گارہیں جوگورنمنٹ کی عدالتوں میں پیش کیاجانے والاہے اوریہی فتویٰ اتفاق کےلیے سند ہے ۔

سائل : متولی عبدالرزاق صاحب کنٹراکٹرپاوگڑھ ضلع ٹمکورملک یسور، ممبران مسجد

(1) محمدبدھن صاحب پارک منڈی

(2) محمد داؤد صاحب رسر سہ رشتہ دار مکان وار

سید یوسف شاہ چشتی القادری پاؤ گڑھ معلم مدرسہ دینیہ

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص پاکی اور صفائی کا لحاظ نہ رکھے اور جھوٹی شہادت پر کمر بستہ رہے ،جھوٹی بات بولے یا جھوٹی قسم جایا کرے شریروں کی جماعت اور اجتھا و پارٹی بنائے ، عیدگاہ باجے بنسری کے ساتھ داخل ہو، شرعاً فاسق ہے ، اور فاسق کو قصداً امام بنانا یا متولیان مسجد کا اس کو مسجد کا امام مقرر کرنا ، مکروہ تحریمی اور موجب گناہ ہے ۔

اس صورت مسئولہ میں متولی مسجد و ممبران مسجد کو چاہیے کہ شخص مذکور کو مسجد کی امامت سے الگ کردیں ۔ اگر معزول اور علیحدہ کرنے کی قدرت رکھنے کے باوجود اس کو معزول نہیں کریں گے تو گنہگار رہوں گے ، اور واضح ہو کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز ادا کرنی درست نہیں اور خود اس کو بھی امام بننا جائز نہیں ۔

''عن ابن عباس قال : قال رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوا ائمتکم خیارکم ،فإنہم وفدفیما بینکم وبین ربک (ضعیف جداً سلسلة الاحادیث الضعفیة (1822)4/302).

(دار قطنی : 88/2) نیل الاوطار : 201/3 میں ہے : ''وقد أخرج الحاکم فی ترجمة مرثد الغنوی عنه صلی اللہ علیہ وسلم : إ،ن سرکم أن تقبل صلوتکم ، فلیؤمکم خیارکم ،فإنہم وفدفیما بینکم وربکم ،،انتہی (الضعیفة (1823) 303/4 ایضاً ورمرعاة المفاتیح 4/61)

عن ابن عمر قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :ثلثة لا تقبل منہم صلوتہم ، من تقدم قوما وہم لہ کارہون ،، الحدیث (ابوداؤد کتاب الصلاة باب الرجل یؤم القوم وہم لہ کارہون (593) 1/297) ابن ماجہ (کتاب الصلوة من أم قوما وہم لہ کارہون (980) 1/311).

أما الفاسق الأعلم فلا یقدم ، لأن فی تقدیمہ تعظیمہ ، وقد وجب علیہم إہانتہ شرعاً، ومفادہ کراہة التحریم ابوالسعود انتہی مافیا لطحطاوی شرح الدرر المختار، وفی المعراج قال أصحابنا : لا ینبغی أن یقتدی بالفاسق ن إلا فی الجمعة، لأنہ فی غیرہا یجد اماما غیرہ ، بل مشی فی شرح المنیة، علی أن کراہة تقدیمہ کراہة تحریم ،،کذا فی ''ردالمختار شرح الدرالمختار،، .

ان روایات حدیثیہ وفقہیہ کی رو سے اس شخص مذکور فی السوال کو امام باقی رکھنا باوجود عزل پر قدرت رکھنے کے معزول نہ کرنا بہت بڑا اور قریب حرام کے ہیں ، متولی اور ممبران مسجد پر واجب ہے کہ اس کو امامت سے الگ کردیں اور اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں ۔

کتبہ عبیداللہ المبارکفوری الرحمانی المدرس بمدرسة دار الحدیث الرحمانیہ بدہلی

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 216

محدث فتویٰ